ذہن کی گرفت سے نکل کر حقیقی جمہوری تقاضوں اور تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم ہو سکے۔ یہ صرف سول قوتوں کی بالادستی ہی میں ممکن ہے۔

اس بحث کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ صدر مملکت کا آرمی چیف آف اسٹاف رہنا اور پارلیمنٹ وزیراعظم اور صوبائی منتخب نظام کے سر پر کسی بھی عنوان سے ایک غیر منتخب ''قومی سلامتی کونسل'' کا وجود ملک کو سول حکمرانی کے نظام سے ایک قسم کی فوجی حکمرانی کے نظام کی طرف لے جائے گا جو جمہوریت کی نفی، وفاقیت کی موت اور فوج کے لیے کمزوری بلکہ تباہی کا راستہ ہے۔ بی این آر کی دستاویز میں بڑے معصوم انداز میں اس ادارے کو ''مشاورتی ادارہ'' قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اپنی ترکیب اور تاریخی پس منظر کے اعتبار سے عملاً یہ فوجی صدر کی اصل کابینہ کا کردار ادا کرے گی اور اس طرح ملک جمہوری قبا میں مارشل لا کے نظام کے تحت آ جائے گا جو ترقی معکوس کی بدترین شکل ہوگی۔

قومی سلامتی کونسل کے سلسلے میں ترکی اور امریکہ کی مثالیں دی جا رہی ہیں لیکن یہ مغالطہ دینے کی ایک افسوس ناک کوشش ہے۔ جہاں تک ترکی کا معاملہ ہے وہاں جنرل کنعان ایورن کے مارشل لا کے دور میں جو نیا دستور بنایا گیا اس میں ایک ایسی کونسل بنائی گئی جس میں نصف سویلین اور نصف فوجی ہیں۔ اس کا ایجنڈا صدر، وزیراعظم یا آرمی چیف کے مشورے سے بنتا ہے اور یہ کابینہ یا پارلیمنٹ کو مشورہ دیتی ہے۔ اس کا خاص پس منظر یہ ہے کہ پہلے دن سے جدید ترکی میں فوج کا ایک خاص کردار رہا ہے۔ دولت عثمانیہ کے انتشار کے وقت یہ ترکی فوج تھی جس نے یورپ کی استعماری طاقتوں کا مقابلہ کر کے اناطولیہ اور تھوڑے سے مزید علاقے کو آزاد رکھا اور جدید ترکی کی ریاست قائم ہوئی۔ اس وقت سے ترکی کی فوج ایک خاص کردار ادا کر رہی ہے لیکن دوسرے ممالک میں فوج کی یہ تاریخی پوزیشن نہیں۔ اس کے باوجود ترکی میں کونسل کے بیس سالہ تجربے پر سیاسی حلقوں میں شدید اضطراب اور اختلاف ہے اور ترکی کے ایک جمہوری ریاست کی حیثیت سے ترقی کرنے کی راہ میں یہ ادارہ رکاوٹ ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ سیاسی استحکام آیا اور نہ معاشی استقرار، بلکہ سیاسی اُلٹ پلٹ میں اس کا ایک کردار رہا ہے جو عدم استحکام کا ذریعہ بنا ہے۔ کوئی بھی غیر جانب دار مبصر اسے ترکی کے حق میں ایک سراسر خیر قرار نہیں دے سکتا بلکہ اس وقت ترکی میں جو سیاسی مباحث ہو رہے ہیں ان میں فوج کے کردار پر نظرثانی کی بات کو فوقیت حاصل ہے۔ ہمارے لیے ترکی کا یہ ادارہ کسی اعتبار سے بھی مثال نہیں بن سکتا۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، وہاں نیشنل سیکورٹی کونسل کی تاریخ، کردار اور کارکردگی اس سے قطعاً مختلف بلکہ اس کی ضد ہے جو ہمارے یہاں تجویز کی جا رہی ہے۔ تعجب ہے کہ این بی آر کی دستاویز میں سب سے پہلے امریکہ کی نیشنل سیکورٹی کونسل ہی کا ذکر ہے۔ کیا فی الحقیقت جنرل پرویز صاحب کے اس مرکز دانش